سوال

کیا گھر میں بیوی کے ساتھ افطاری کرنے سے مسجد میں،جماعت کے ساتھ افطاری کرنا زیادہ اہم ہے ، کیونکہ بیوی حاملہ ہونے کے باعث گھر سے نہیں جا سکتی ؟ میں نے چند ماہ قبل شادی کی اوراپنے خاوند کے ساتھ یہ پہلا رمضان بسر کررہی ہوں ، اب تک اس نے میرے ساتھ گھر میں ایک افطاری بھی نہیں کی ، وہ مسجد میں افطاری کرنے کے بعد رات دس بجے گھر واپس آتا ہے ، توکیا ایسا کرنا شرعی طور پر صحیح ہے ؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کا جواب دیں ، میں نئی مسلمان ہوئی ہوں اور میرا خاوند اصلا مسلمان ہے اس کا کہنا ہے کہ اسلامی تعلیمات ایسی ہی ہیں ، لیکن میرے خیال میں یہ اسلامی تعلیمات نہیں ہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرت زوجیت میں یہ بات شامل ہے کہ : خاوند کو بیوی کے دینی اور دنیاوی معاملات کا خیال رکھنا چاہیے ، اوراس پر بیوی کے واجب کردہ حقوق ادا کرنے چاہییں ، خاوند پر بیوی کے واجب حقوق میں سب سے اولی اوراہم حق خاوند کے ذمہ یہ ہے کہ وہ بیوی کو دینی معاملات اور عقیدہ اس طرح سکھائے جس طرح اللہ تعالی کا حکم ہے ۔

بلاشبہ خاوند کا آپ کو یہ باور کرانا کہ وہ جوکچھ کررہا ہے وہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے ، اس کا یہ کہنا صحیح نہیں بلکہ غلط ہے ، اوراللہ تعالی کے ذمہ ایسی بات ہے جس کا اسے علم ہی نہیں ، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صحبت اور تعلقات اوران کے معاملات کا اہتمام اورضروریات پورا کرنے کے باوجود گھریلو کام کاج بھی کیا کرتے اورگھر والوں کا خیال رکھا کرتے تھے ۔

اسود رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے تھے ؟

وہ فرمانے لگیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے تھے اورجب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے نکل جاتے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (644) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور عورتوں کے ساتھ احسن انداز سے بودوباش اختیار کرو ۔

اس سے یہ پتہ چلا کہ حسن معاشرت جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے حیات زوجیت کی اساس ہے ۔

اوریہ معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ مل کرافطاری کرنا بھی حسن معاشرت میں شامل ہے چاہے کچھ ایام کے لیے ہی ہو اورخاص کرازدواجی زندگی کے ابتدائی ایام میں اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے کیونکہ ان ایام میں ان اشیاء کا اہتمام کرنا چاہیے جس سے حیات زوجیت میں قوت پیدا ہو ، شریعت اسلامیہ نے بھی اسی کا حکم دیا ہے ۔

اور خاص کر جب بیوی کے ساتھ افطاری نہ کرنے کی وجہ سے بیوی وحشت محسوس کرے تو ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے دینی تعلیم دینے لیے ایک سنہری موقع سمجھنا چاہیے اور افطاری میں کھانے پینے کے آداب اور سنن بیان کرتے ہوئے عملی طور پر بھی سکھانا چاہیے ۔

مندرجہ بالاسطور میں جوکچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر ہم خاوند کو کہیں گے کہ گھر اور بیوی کے معاملات کا اہتمام کرتے ہوئے ان کا خیال رکھے اور ان کے حقوق میں کمی کوتاہی نہ کرے ، اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ دوسرے لوگوں کے معاملات حل کرنے سے زیادہ اجروثواب تواپنے گھر کی ضروریات پوری کرنے میں ہیں ۔

اور اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

(مسکین پر صدقہ کرنا تو صرف صدقہ ہی ہے ، اور رشتہ دار واقربا پر صدقہ کرنا ڈبل اجر کا باعث ہے ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی کا) سنن نسائی حدیث نمبر (2528) ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(اپنی عیالت والے سے ابتداء کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (1360) صحیح مسلم حدیث نمبر (1034) ۔

اس کا معنی یہ نہیں کہ شرعی طور پر اسے روزانہ بیوی کے ساتھ ہی افطاری کرنی واجب ہے ، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بیوی اور گھر والوں سے محبت والفت اور ان سے وحشت ختم کرنے کےلیے انس کا اظہار کرنا نیکی ہے ، اور خاص کر جب سائلہ یہ کہتی ہے کہ وہ حمل کے باعث کام کاج نہیں کر سکتی ، توایسی حالت میں اور بھی زیادہ نیکی ہوگی ۔

اور اسی طرح بیوی اور گھر والوں سے نرم رویہ اور رحمدلی اور ان کی ضرویات کا خیال کرنا بھی نیکی ہے ، یہ نیکی نہیں کہ دوست واحباب کو راحت پہنچانے کےلیے راتوں کی نیند حرام کرتے ہیں اور گھر کا خیال ہی نہیں اور نہ ہی بیوی کی ضروریات کا خیال کرتے ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور ھدایت سے نوازے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

38135